خُلاصہ ھدایہ

قارئین کرام سے التماس ہے کہ محاسن کتابت
فیضِ عطار پر محمول کریں۔ اور اغلاط و کوتاہی کو ذمہ
فقیر کے سر پر واضع فرما کر
بنظرِ عفو اپنے مفید مشوروں اور رائے اصلاح
سے نوازنے کی نوازش فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلاۃ والسلام کے
صدقے میں میری کاوش کو شرفِ قبولیت
سے نوازے۔ اور طلباءِ کرام
اس سے مستفید ہو کر میرے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔

ابو المتبسم ایاز احمد عطاری
0312-8065131

11 مئی 2020ء
17 رمضان المبارک 1441ھ
بروز پیر شریف

11/05
2020

اجمالی باتیں

1۔ اشربہ کی اقسام ۔

2۔ خمر کی تعریف مع حکم ۔

3۔ عصیر العنب کا بیان ۔

4۔ نقیع التمر کا بیان ۔

5۔ شراب سرکہ بن جائے تو کیا حکم ہے ؟

6۔ قتل کی اقسام ۔

7۔ قتل عمد کی تعریف مع حکم ۔

8۔ قتلِ عمد میں کفارہ ہے ؟

9۔ شبہ عمد کی تعریف :۔

10۔ قتلِ خطأ کی اقسام ۔

11۔ زبان کا قصاص ۔

12۔ وصیت کا حکم ۔

13۔ کیا قاتل کیلئے وصیت ہے ؟

14۔ اقارب کیلئے وصیت کا حکم ۔

تمت بالخیر

شش ماہی ثانی

11-05-2020

س1: کتنی اشربہ حرام ہیں اور وہ کون کونسی ہیں؟

ج: "4" اقسام کی اشربہ حرام ہیں:۔ اور وہ یہ ہیں:۔

1۔ خمر:۔
وہ انگور کا کچا شیرا جب اسکو جوش دیا جائے اور وہ شدت اختیار کر جائے اور وہ جھاگ چھوڑ جائے:۔

2۔ عصیر العنب:۔
انگور کا نچوڑ جب اسکو پکایا جائے حتی کہ دو تلث سے کم رہ جائے اسکو مثلث بھی کہتے ہیں:۔

3۔ نقیع التمر:۔
اسکو "سکر" کہتے ہیں:۔

4۔ نقیع الزبیب:۔
یہ وہ کشمش ہے جب اسکو جوش دیا جائے اور شدت اختیار کر جائے:۔

س2: خمر کی تعریف مع اختلاف آئمہ کرام بیان کریں:۔

ج: اس بارے میں "2" مذھب ہیں:۔ وہ یہ ہیں:۔
1۔ احناف 2۔ شافعی و مالک

عندالاحناف:۔
انگور کے کچے پانی کو خمر کہتے ہیں۔ جب وہ مسکر ہو جائے:۔

دلیل:۔
اہل لغت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خمر نام خاص ہے اس خمر میں، اسی وجہ سے اسکا استعمال خمر میں مشہور ہے نہ کہ اس کے علاوہ میں،
کیونکہ خمر کے علاوہ دوسرے نام مشہور ہیں (العصیر العنب، نقیع الزبیب، نقیع التمر) اور اس وجہ سے کہ اس کی حرمت قطعی ہے اور اس کے علاوہ کی حرمت ظنی ہے:۔

عند الشوافع المالکیہ :-
"ہر نشہ دینے والی چیز" خمر ہے :-

دلیل :-
اس وجہ سے کیونکہ یہ "مخامرۃ العقل" سے مشتق ہے۔
اور یہ معنی ہر مسکر کے اندر موجود ہے۔
توجس جس مسکر کے
"مخامرۃ العقل" پایا جائے گا۔ اسکو خمر کا نام دے دیا جائے گا۔

س: "خمر کا نام" کب ثابت ہوگا؟ مع اختلاف ائمہ بیان کریں :-
ج: اس بارے میں "2" مذھب ہیں :- وہ یہ ہیں :
1- امام اعظم 2- صاحبین

عند ابی حنیفہ :-
جب وہ جوش مارے شدت اختیار کر جائے
نشہ دینے کے قابل ہو جائے اور جھاگ چھوڑ جائے اس
وقت خمر کا نام ثابت ہوگا :-

دلیل :-
جو جوش مارنا شدت کی ابتداء ہے اور جاگ چھوڑنا
شدت کی انتہاء ہے، اور
شرعی احکام قطعی ہوتے ہیں تو
لہذا خمر کا دارومدار بھی انتہاء پر ہوگا۔
جیسے :- پینے والے کو حد لگانا وغیرہ وغیرہ

عند الصاحبین :-
جب وہ شدت پکڑ جائے جھاگ چھوڑنا
شرط نہیں ہے تو اس وقت خمر کا نام ثابت ہوگا :

دلیل :-
گناہ شدت سے ثابت ہوگا۔ اور شدت کے ساتھ
حرام کا معنی ہے۔ اور فساد میں بھی یہی مؤثر ہے :-

س 4: کیا خمر عین حرام ہے یا نہیں؟ نیز ائمہ کرام کا اختلاف مع دلائل لکھیں:
ج: خمر کا عین حرام ہے:۔ نشے کو معلول بنائے بغیر:۔

دلیل:۔
اجماع اس پر منعقد ہے:۔
اور بہت سی احادیث متواترہ آئی ہیں کہ سرکار علیہ السلام نے شراب کو حرام کہا:

س 5: کیا خمر کی علت سکر ہے؟ وضاحت کے ساتھ بیان کریں:۔
ج: اس بارے میں "2" مذھب ہیں:۔ وہ یہ ہیں:۔
1۔ احناف 2۔ شوافع

عند الاحناف:۔
"سکر" خمر کیلئے علت نہیں ہے:۔

دلیل:۔
"سکر" کو تعلیل بنانا یہ اسکے عین کی حرمت کے خلاف ہے، کہ اس کے قلیل سے تو نشہ نہیں آتا تو اس سے لازم یہ آتا ہے کہ یہ حرام نہ ہو:۔

عند الشوافع:۔
"سکر" خمر کیلئے علت ہے:۔

دلیل:۔
قولہ السلام:۔ حرمت الخمر لعینھا، والسکر من کل شراب

س 6: خمر کو پکا لینے سے اس کی حرمت اٹھ جائے گی یا نہیں؟ بیان کریں:۔
ج: خمر کو پکا لینے سے اس کی حرمت نہیں اٹھے گی:

س 7: عصیر العنب کی وضاحت کریں:۔
ج: جس کا نصف پکانے سے چلا جائے یہ حرام ہے:

Scanned by CamScanner

س 8: نقیع التمر کی تعریف بیان کریں؟

ج: عند الاحناف:-
یہ سکر ہے اور یہ تر کھجور کا کچا پانی ہے:-

حکم:-
یہ حرام مکروہ ہے:-

دلیل:-
"الخمر من هاتین الشجرتین واشار الی الکرمة و النخلة":-

س 9: نقیع الزبیب کی تعریف مع الحکم بیان کریں؟

ج: تعریف:-
وہ کشمش کا شیرہ ہے:-

حکم:-
یہ حرام ہے جب شدت اختیار کر جائے اور جوش مارنے لگے:-

س 10: "4" اشربہ کے علاوہ باقی اشربہ کا کیا حکم ہے؟ اختلاف ائمہ مع دلائل بیان کریں:-

ج: اس بارے میں "2" مذھب ہیں:- وہ یہ ہیں:-
1- امام اعظم 2- امام محمد

عند ابی حنیفہ:-
"4" کے علاوہ کے اشربہ کے پینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حکم:-
اسکے پینے والے کو حد بھی نہیں لگائی جائیں گی اگرچہ نشہ آئے۔
اور اس کے نشہ والے کی طلاق بھی واقع نہیں ہو گی:-

عند محمد :-
یہ حرام ہے۔ اسکے پینے والے کو حد لگائی جائے گی۔
جبکہ اسکو نشہ دے :-

س 11 "نقیع التمر والزبیب" کو اگر تھوڑا پکایا جائے تو اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

ج اس بارے میں "2" مذاہب ہیں :- وہ یہ ہیں :-
1- شیخین 2- امام شافعی

عند الشیخین :-
اگر تھوڑا سا پکایا جائے تو حلال ہے۔
جب کہ اس کے پینے والے کو یہ گمان ہو کہ اس سے نشہ نہ آئے گا، یہ لذت و عیاشی کیلئے ہوگا۔

عند الشافعی :-
ان کے نزدیک حرام ہے :-

س 12 جس آٹے کو خمر کے ساتھ گوندا گیا ہو اس سے بنی ہوئی روٹی کا کیا حکم ہے؟

ج جس آٹے کو خمر کے ساتھ گوندا گیا ہو اس کا کھانا مکروہ ہے :-

علت :-
اس میں خمر کے اجزاء ملے ہوئے ہیں :-

س 13 "مثلث العینی" کی تعریف بیان کریں؟
مع اختلاف بیان کریں :-

ج اس بارے میں "2" مذاہب ہیں :- وہ یہ ہیں :-
1- شیخین 2- محمد و شافعی

مثلث العینی کی تعریف :-
اگر انگور کا شیرا جب اتنا پکایا جائے کہ دو تہائی جل جائے تو یہ "مثلث العینی" ہے :-

عند الشیخین :-
جل جانے کے بعد حلال ہے اگرچہ تیز ہو جائے :-

عند محمد و شافعی :-
حرام ہے :-

س 11 شراب اگر سرکہ بن جائے تو کیا حکم ہے؟
ج اس بارے میں "2" مذھب ہیں :- وہ یہ ہیں :-
1۔ احناف 2۔ شوافع

عند الاحناف :-
اگر شراب سرکہ بن جائے تو حلال ہے۔
چاہے خود بخود سرکہ بن جائے یا اس میں کوئی چیز ڈالنے سے بنے :-

دلیل :-
"سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا" کہ سرکہ بہت اچھا سالن ہے اور اسلئے کہ سرکہ بنانے سے فاسد مادہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور اصلاح کی صفت ثابت ہوتی ہے :-

عند الشوافع :-
شراب سے سرکہ بنانا مکروہ ہے۔ اور خمر سے جو سرکہ حاصل ہوگا وہ حلال نہیں ہے۔
اگر کسی چیز کے ڈالنے سے سرکہ بنا ہے تو ایک قول کے مطابق ناپاک ہے۔
اگر بغیر کوئی چیز ڈالے ہوئے سرکہ بن گیا۔ تو
ایک قول کے مطابق حلال ہے اور
ایک قول کے مطابق حلال نہیں ہے :-

دلیل :-
سرکہ بنانے میں مالدار بننے کیلئے شراب سے قربت ہوگی حالانکہ آیت میں اس سے پرہیز کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جو منافی ہے :-

کتاب الجنایات

س 15: قتل کی اقسام کتنی اور کون کونسی ہیں؟ بیان کریں:

ج: اقسام القتل:-
قتل کی "5" اقسام ہیں:-
1- قتل عمد 2- قتل شبہ عمد 3- قتل خطأ
4- قتل قائم مقام خطأ 5- قتل سبب

س 16: قتل عمد کی تعریف مع الحکم بیان کریں؟

ج: تعریف:-
اسلحے یا جو اسلحے کے قائم مقام ہو، اسکے ساتھ کسی کو مارنا:-
جیسے:- دھار دار لکڑی وغیرہ:-

حکم:-
اس میں قصاص بھی واجب ہے۔ اور قاتل گناہگار ہے۔ اگر مقتول کے اولیاء اگر معاف کر دیں یا کسی مال پر صلح کریں تو ٹھیک ہے:-

علت:-
قتل عمد کے اندر جنایت کامل طور پر پائی جاتی ہے۔ تو جب جنایت کامل طور پر پائی جائے گی تو اس میں جنایت کی سزا بھی کامل ہوگی اور وہ "قصاص" ہے:-

س 17: کیا قاتل کی مرضی کے بغیر ولی دیت لے سکتا ہے یا نہیں؟ مع اختلاف ائمہ بیان کریں:-

ج: اس بارے میں "2" مذھب ہیں:- والیہ ہیں:-
1- احناف 2- شوافع

عند الاحناف:-
قاتل کی رضامندی کے بغیر ولی دیت لے سکتا ہے:-

دلیل:-
قرآن پاک میں اس پر قصاص کو فرض کیا ہے:-

عند الشوافع :-
قاتل کی رضامندی کے بغیر دیت نہیں لے سکتا :-

دلیل :-
قاتل کے مال کو اس کی اجازت کے بغیر عدول کرنا لازم آئے گا۔ تو یہ جائز نہیں ہے :-

س 18 قتلِ عمد میں قصاص کی جگہ مال دے سکتے ہیں یا نہیں ؟ وضاحت کے ساتھ بیان کریں :-
ج قتلِ عمد میں قصاص کی جگہ مال نہیں دے سکتے :-

نقلی دلیل :-
قولہ تعالیٰ :- کتب علیکم القصاص فی القتلی

عقلی دلیل :-
اس وجہ سے کہ مال مماثلت کی صلاحیت نہیں رکھتا،
کیونکہ قصاص میں زندہ کی مصلحت ہے، زجر کیلئے اور جبر ہے وارث کیلئے :-

س 19 قتلِ عمد میں کفارہ ہے یا نہیں ؟ بیان کریں :-
ج اس بارے میں " 2 " مذاہب ہیں :-
1- احناف 2- شوافع

عند الاحناف :-
قتلِ عمد میں کفارہ نہیں ہوگا :-

دلیل :-
قتلِ عمد کبیرہ گناہ ہے، اور کفارے میں عبادت کے معنیٰ ہیں، اور کفارہ کبیرہ گناہ کے مناسب نہیں ہے، اسلئے کفارہ جو ہے شرع کے معین کی ہوئی اشیاء میں سے ہے، اور کفارہ ادنیٰ کو دفع کرنے کیلئے ہوتا ہے نہ کہ اعلیٰ کو :-
تو اس وجہ سے قتلِ عمد میں کفارہ نہیں ہے :-

عند الشوافع :-

قتلِ مُحدّد میں "کفارہ" ہے :-

دلیل :-

قتلِ محدد میں کفارے کی حاجت زیادہ ہے، قتلِ سے، جب کفارہ قتلِ خطاء میں واجب ہے تو اس میں تو بدرجہ اولیٰ واجب ہو :-

س 20 شبہِ محمد کی تعریف بمع اختلاف بیان کریں؟

ج اس بارے میں "2" مذاہب ہیں :- وہ یہ ہیں :-

1- صاحبین و شافعی 2- امام اعظم

عند الصاحبین والشافعی :-

شبہ محمد سے مراد "کہ بندہ مارے اس چیز کے ساتھ جسکے ساتھ قتل نہ کیا جائے :-

دلیل :-

اسلئے کہ اس میں محمدیت کے معنی قاصر ہیں، غالبًا چھوٹے آلہ کے ساتھ مارنے میں اس سے قتل نہیں کیا جاتا۔

کیونکہ بندہ اسکے ساتھ ارادہ کرتا ہے ادب سکھانے کا :-

عند ابی حنیفہ :-

بندہ مارے جان بوجھ کر اس چیز کے ساتھ جو نہ اصل ہو اور نہ اصل کے قائم مقام ہو :-

دلیل :-

سرکار علیہ السلام والصلاۃ نے فرمایا کہ شبہ محمد وہ ہے کہ بندہ کا قتل کرنا ہے سوط اور عصاء کے ساتھ اور اس میں 100 اونٹ ہیں۔

کیونکہ یہ اس آلے کے ساتھ مارنا ہے جو قتل کیلئے وضع نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی قتل کیلئے استعمال ہوتا ہے :-

س 21: شبہ عمد کا حکم بھی تحریر فرمائیے؟
ج: حکم:۔
بندہ گناہگار ہوگا، اور کفارہ ہوگا اور عاقلہ پر دیت مغلظہ ہوتی ہے:۔

س 22: قتل خطاء کی اقسام قلمبند فرمائیے؟
ج: قتل خطاء کی "2" اقسام ہیں:۔ اور وہ یہ ہیں:۔
1۔ خطاء فی القصد 2۔ خطاء فی الفعل

خطاء فی القصد:۔
آدمی تیر پھینکے شکار گمان کرے کہ وہ شکار ہے۔ جبکہ وہ آدمی ہو۔
یا وہ تیر پھینکے گمان کرے کہ وہ حربی ہے جبکہ وہ مسلمان ہو:۔

خطاء فی الفعل:۔
تیر چلایا جائے نشانہ لگانے کیلئے تو وہ آدمی کو لگ جائے:۔

س 23: کیا مسلمان کو ذمی کے بدلے میں قتل کیا جائے گا یا نہیں؟ مع اختلاف تحریر کریں:۔
ج: اس بارے میں "2" مذہب ہیں:۔
1۔ احناف 2۔ شوافع

عند الاحناف:۔
مسلمان کو ذمی کے بدلے میں قتل کیا جائے گا:۔

دلیل:۔
قولہ علیہ السلام "ان النبی علیہ السلام مسلما بذمی"
اور دوسری بات یہ کہ مساواۃ عصمت میں ثابت ہے:۔

عند الشوافع :-
مسلمان کو ذمی کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

دلیل :-
سرکار علیہ السلام والصلاۃ کا فرمان ہے کہ
"کافر کے بدلے مومن کو قتل نہیں کیا جائے گا"

س 21 قصاص کس چیز سے لیا جائے گا؟ اختلاف ائمہ کرام بھی تحریر کریں :-
ج اس بارے میں "2" مذہب ہیں :-
1- احناف 2- شوافع

عند الاحناف :-
تلوار سے قصاص واجب ہے :۔

دلیل :-
سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ
"قصاص صرف تلوار سے ہے" :-

عند الشوافع :-
قاتل کے ساتھ اسی طرح کا برتاؤ کیا جائے گا
جو قاتل نے مقتول کے ساتھ کیا ہے۔
بشرطیکہ یہ کہ وہ فعل
مشروع ہو۔ پس اگر قاتل اسی سے مر گیا تو "ٹھیک" ورنہ
اسی کی گردن کاٹ دی جائے گی :-

دلیل :-
اسلئے کہ قصاص کی بنیاد مساوات ہے :۔

س 22 عبد مرھون کے قتل کا حکم بیان کریں ؟
ج راھن کا غلام قتل کیا گیا مرتھن کے ہاتھ میں تو قصاص نہیں ہے۔
حتی کہ "راھن و مرتھن" جمع ہو جائیں :-

س 26: معتوہ کا ولی قتل ہو جائیں تو قصاص کا کیا حکم ہے؟
ج: جب معتوہ کا ولی قتل ہو جائے تو اس کے باپ کیلئے ہے کہ وہ قتل کرے۔ اسلئے کہ یہ اپنے نفس پر ولایت میں سے مشروع کیا گیا ہے۔
اس معاملے کیلئے جو نفس کی طرف لوٹنے والا ہے، اور وہ دلوں کی آگ کو ٹھنڈا کرتا ہے، تو لہذا وہ اس کو نکاح کی طرح ملائے۔

س 27: ایک شخص کو قتل کیا گیا اور اس کے اولیاء میں کچھ نابالغ اور کچھ بالغ ہیں، تو قصاص کون لے گا؟
ج: اس بارے میں "2" مذاہب ہیں:-
1- امام اعظم 2- صاحبین

عند ابی حنیفہ:-
بالغ قصاص لے گے۔
دلیل:-
حق قصاص غیر متجزی ہے۔ اس حق کے ثابت ہونے کی وجہ سے ایسے سبب سے جو غیر متجزی ہے۔ اور وہ سبب قرابت ہے۔
اور قرابت میں سب برابر کے شریک ہیں۔

عند الصاحبین:-
جب تک نابالغ بچے بالغ نہ ہو جائیں۔ تب تک بالغ بچوں کو قصاص لینے کا حق نہیں ہے۔

دلیل:-
قصاص بالغ اور نابالغ بچوں کے درمیان مشترک ہے۔
اور بعض کا وصول کرنا ممکن نہیں ہے۔
متجزی نہ ہونے کی وجہ سے:
تو اسلئے انتظار کیا جائے گا جب تک نابالغ بالغ نہ ہوں۔

س 28: کسی کو ڈبو کر قتل کرنے کا کیا حکم ہے؟ بیان کریں:۔

ج: اس بارے میں "2" مذہب ہیں:۔
1۔ امام اعظم 2۔ صاحبین

عند ابی حنیفہ:۔ کسی نے بچے یا بالغ کو دریا میں ڈبو دیا تو قاتل پر قصاص نہیں ہے:۔

دلیل:۔
سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان
"خبردار شبہ عمد کا مقتول کوڑے اور عصا کا مقتول ہے"

عقلی دلیل:۔
"پانی" نہ ہی قتل کیلئے "موضوع" ہے۔ اور نہ ہی مستعمل ہے۔ تو عموم عمدیت کا شبہ پیدا ہو گیا۔ اور شبہ سے قصاص ساقط ہو جاتا ہے:۔

عند الصاحبین:۔
قاتل سے قصاص لیا جائے گا:۔

دلیل:۔
سرکار علیہ السلام والصلاۃ کا فرمان ہے کہ
"جس نے غرق کیا تو ہم اسکو غرق کریں گے"

س 29: کسی نے دوسرے کو زخمی کر کے مرنے تک صاحب فراش کر دیا تو کیا حکم ہے؟

ج: کسی نے دوسرے شخص کو زخمی کیا۔ اور وہ اسی زخم سے مر گیا تو اس پر قصاص ہو گا:۔

وجہ:۔ کیونکہ موت کا سبب پایا گیا اور کوئی ایسی چیز نہیں پائی گئی جو ظاہری سبب کے حکم کو باطل کر دے، لہذا حکم کو منسوب کر دیا جائے گا:۔

س 30: جنگ کے دوران کسی مسلم کو مشرک گمان کر کے قتل کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: جب مسلمان اور مشرکین کی لڑائی ہو تو ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان کو مشرک گمان کرتے ہوئے قتل کر دیا تو قصاص واجب نہیں ہوگا۔
البتہ کفارہ ہوگا۔

وجہ:
اسلئے کہ یہ قتل خطاء کی دونوں قسموں میں سے ایک قسم ہے۔ جس کو ہم بیان کر چکے ہیں:

س 31: جس نے کسی کو 100 کوڑے لگائے، آخری 10 کوڑوں سے مر گیا تو کیا حکم ہے؟

ج: جس نے کسی کو 100 کوڑے لگائے اور آخری دس کوڑوں سے مر گیا۔ تو اس پر ایک دیت واجب ہوگی۔ اس میں وہ "90" کوڑوں کے بعد صحیح ہو گیا تھا۔ تو دیت کے حق میں معتبر نہیں ہے:

س 32: مجنون نے کسی پر تلوار سونتی اور اس نے قتل کر دیا تو دیت ہوگی یا نہیں؟

ج: اس بارے میں "2" مذھب ہیں:
1۔ احناف 2۔ شوافع

عندالاحناف:
اگر مجنون نے اپنے غیر پر ہتھیار سونت دیا۔ اور "مشھور علیہ" نے اسکو عمداً قتل کر دیا تو قاتل پر اس کے مال میں دیت واجب ہے:

دلیل:
قاتل نے "معصوم الدم" شخص کو قتل کیا ہے۔

عندالشوافع:
قاتل پر کچھ نہیں ہے:

دلیل:-

قاتل نے اسکو اپنے نفس کی جانب سے مدافعت کی غرض سے قتل کیا ہے تو اس کو "شاہر" بالغ پر قیاس کیا جائے گا:-

س33 زبان اور ذکر میں قصاص ہوگا یا نہیں؟ بیان کریں:-

ج اس بارے میں "2" مذھب ہیں:- وہ یہ ہیں:
1- امام اعظم 2- امام ابویوسف

عند ابی حنیفہ:-

زبان اور ذکر میں قصاص نہیں ہے:-

دلیل:-

"زبان وذکر" سکڑ جاتے ہیں اور کشادہ ہوجاتے ہیں تو مساوات کا اعتبار کرنا ممکن نہیں ہے:-

عند ابی یوسف:-

جب ان کو جڑ سے کاٹ دیا جائے تو قصاص واجب ہے:-

دلیل:-

اس صورت میں مساوات ممکن ہے:-

س34 اگر قاتل اولیاء مقتول کے مال پر صلح کریں تو حکم شرعی بیان کریں:-

ج اگر قاتل اولیاء مقتول سے مصالحت کرے تو درست ہے-

دلیل:-

قولہ تعالیٰ "فمن عفی لہ من اخیہ شیٔ"

نوٹ:-

یہ آیت کریمہ صلح کے متعلق اتری:-

س 35: جب ایک نے پوری جماعت کو قتل کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

ج: اس بارے میں "2" مذاہب ہیں:۔
1۔ احناف 2۔ شوافع

عند الاحناف:۔
ایک شخص نے پوری جماعت کو قتل کیا
اگر مقتولین کے اولیاء حاضر ہو گئے تو قاتل ان سب کی طرف سے قتل کیا جائے گا۔
اور اولیاء کیلئے اسکے علاوہ کچھ نہ ہوگا،
اگر ان میں سے ایک حاضر ہو تو اسکیلئے قاتل کو قتل کر دیا جائے اور باقیوں کا حق ساقط ہو جائے گا۔

دلیل:۔
قاتل کے قتل سے مقصود حاصل ہو رہا ہے لہٰذا اسی پر التفاء کیا جائے گا:۔

عند الشوافع:۔
ان میں سے مقتول اول کے بدلہ قتل کیا جائے گا۔ اور باقیوں کے لئے مال واجب ہوگا
اور اگر وہ سب جمع ہو گئے اور اوّل معلوم نہ ہو تو ان سب کیلئے اسکو قتل کیا جائے گا
اور ان سب کیلئے دیت تقسیم کی جائے گی

دلیل:۔
کیونکہ اگر ایک ہی شخص کو تمام کے بدلے قتل کر دیا جائے تو تماثل نہیں پایا جائے گا:۔

س 36: جس پر قصاص تھا وہی مر گیا تو کیا حکم ہے؟
ج: جس پر قصاص تھا وہی مر گیا تو قصاص ساقط ہو گیا۔

وجہ:۔ کیونکہ محل استیفاء فوت ہو گیا:۔

س 36 دو آدمیوں نے ایک کا ہاتھ کاٹا تو کیا حکم ہے؟
مع اختلاف بیان کریں:۔

ج: اس بارے میں "2" مذاھب ہیں:۔
1۔ احناف 2۔ شوافع

عند الاحناف:۔
اگر دو آدمیوں نے ایک کا ہاتھ کاٹا تو ان سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ البتہ ان پر آدھی دیت ہوگی:۔

دلیل:۔
ہاتھ کو کاٹنا ان دونوں کے سہارے سے ہوا ان دونوں سے ہر کوئی کچھ حصہ کاٹنے والا ہوا۔ اور محل متجزی ہے۔ لہذا محل کو ان میں سے ہر ایک کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ بعض اس نے کاٹا اور بعض اس نے اگر دونوں کے ہاتھ کاٹ دیئے جائے تو مماثلت نہیں پائی گئی:۔
اور اس کو قتل پر قیاس نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ "متجزی" نہیں ہوتا۔ اور اسلئے بھی کہ قتل کرنا اجتماعی طور پر اکثر ہوتا ہے اور جوڑ سے ہاتھ کاٹنا اجتماع ہونا شاذ و نادر ہوتا ہے:۔

عند الشوافع:۔
دونوں کا ہاتھ کاٹا جائے گا:۔
دلیل:۔
تاکہ لوگ عبرت حاصل کریں:۔

س 37 اگر کسی نے کسی کو تیر مارا وہ اسکو پیوست کر کے دوسرے کو لگا اور دونوں مر گئے تو حکم شرعی کیا ہوگا؟

ج: اس پر پہلے کا قصاص اور جو دوسرا ہے اس کے عاقلہ پر دیت ہے۔
پہلا عمداً ہے اور دوسرا خطأ ہے۔ اس نے کسی شکار پر تیر اندازی کی اور تیر کسی انسان کو لگ گیا اور اثر متعدد ہونے سے فعل بھی متعدد ہوجاتا ہے:۔

س 38 مقتول کے ولی نے قاتل کا ہاتھ کاٹ دیا پھر معاف کر دیا تو قاطع ید سے ہاتھ کا قصاص لیا جائے گا یا نہیں؟

ج اس بارے میں "2" مذاہب ہیں:-

۱۔ امام اعظم 2۔ صاحبین

عند ابی حنیفہ:-

جس شخص کا ولی عمداً قتل کر دیا گیا۔ پھر اس شخص نے قاتل کا ہاتھ کاٹ دیا۔ اور پھر معاف کر دیا، حالانکہ اسکیلئے قصاص کا فیصلہ کیا جا چکا ہو۔ جس ہاتھ کاٹنے والے پر ہاتھ کی دیت واجب ہو گی:-

دلیل:-

اس نے اپنے حق کے غیر کو وصول کیا ہے، اسلئے کہ ولی کا حق تو قتل میں ہے۔ اور یہ کاٹنا اور جدا کرنا ہے

اور قیاس یہ تھا کہ قصاص واجب ہو۔ مگر قصاص شبہ کی وجہ سے ساقط ہو گیا۔ تو اس پر ہاتھ کی دیت واجب ہو گی۔ اور مال فی الحال واجب نہ ہو گا:-

عند الصاحبین:-

قاطع پر کچھ نہیں ہے:-

دلیل:-

اسلئے کہ قاطع نے اپنا حق وصول کیا ہے۔ وہ اس کا ضمان نہ ہو گا:-

تمت بالخیر

شہادۃ فی القتل

س 39: مقتول کے دو بیٹے تھے ایک حاضر و دوسرا غائب، اب اس صورت میں حکم شرعی کیا ہے؟ بیان کریں:

ج: اس بارے میں "2" مذاہب ہیں:
1- امام اعظم 2- صاحبین

عند ابی حنیفہ:
جو شخص قتل کر دیا گیا اور اس کے دو بیٹے ہوں ایک حاضر اور دوسرا غائب پس حاضر نے قتل پر گواہ قائم کر دیئے۔ پھر غائب آ گیا۔ تو وہ "بینہ" کا اعادہ کرے گا:

دلیل:
قصاص خلافت ہے وراثت نہیں۔
اور خلافت کا اصول یہ ہے کہ اس میں ایک وارث دیگر وارثین کی طرف خصم نہیں ہو سکتا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ مالک قصاص ملک اموال نہیں۔
بلکہ ملک فعل ہے اور میت اس کا تو اہل ہے کہ وہ اموال کا مالک بنے۔ اور اس کا اہل نہیں کہ وہ افعال کا مالک بنے:

عند الصاحبین:
دوسرا بھائی اعادہ نہیں کرے گا:

دلیل:
ورثاء کیلئے قصاص کی ملک کا ثبوت وراثت کے طریقہ پر ہے۔ لہذا ایک وراثت دوسرے کی طرف سے خصم ہو سکتا ہے۔
کیونکہ قصاص تو درحقیقت مقتول کے نفس کا عوض ہے تو نفس میں جس کا حق تھا تو اس کے عوض قصاص میں بھی اس کا حق ہو گا:

تمت بالخیر

// اعتبار حالۃ القتل //

س 40: مسلمان نے تیر پھینکا جس کی طرف پھینکا وہ تیر لگنے کے بعد مرتد ہو گیا؟ اب کیا حکم ہے:۔

ج: اس بارے میں "2" مذھب ہیں:۔
1۔ امام اعظم 2۔ صاحبین

عند ابی حنیفہ:۔
جس نے مسلمان کو تیر پھینکا پس "مرمی الیہ" مرتد ہو گیا۔ پھر اسکو تیر لگا پس "رامی" کے اوپر دیت ہے:۔

دلیل:۔
ضمان "رامی" کے فعل سے واجب ہوتا ہے۔ اور اس کا فعل "رمی" ہے۔ اسلئے کہ "رمی" کے بعد "رامی" کی طرف کوئی فعل نہیں ہے۔
پس "رامی" کی حالت کا اعتبار ہوگا۔
اور "مرمی الیہ" حالت رمی میں "متقوم" ہے۔

عند الصاحبین:۔
"رامی" پر کوئی شئی نہیں ہے:۔

دلیل:۔
اس نے ارتداد کی وجہ سے اپنے نفس کے تقوم کو ساقط کر دیا۔ تو گویا مرتد نے مرتد ہو کر "رامی" کو "رمی" کے موجب سے بری کر دیا۔
تو جب امام نے "بری" کر دیا۔
تو کوئی ضمان واجب نہ ہوگا:۔

تمت بالخیر

// کتاب الوصایا //

س41: وصیت کا حکم بیان کریں، نیز یہ بتائیں کہ وصیت کتنے مال میں جاری ہوگی؟

ج: حکم:-

وصیت مستحب ہے:- واجب نہیں ہے:-

وجہ:- اسلئے کہ لوگوں کی اس میں حاجت ہے اسلئے اسکو مباح قرار دیا:-

قیاس:-

وصیت کے جواز کا قائل نہیں ہے:-

وجہ:- اسلئے کہ "شئ" کی ملکیت کو زائل کر کے کسی غیر کو مالک بنانا ہے:-

وصیت:-

وصیت ثلث سے زائد مال میں جاری نہیں ہوگی:-

وجہ:- "لقول النبی فی حدیث سعد بن أبی وقاص رضی اللہ عنہ"

" الثلث والثلث کثیر "

س42: قاتل کیلئے وصیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ مع اختلاف ائمہ بیان کریں:-

ج: اس بارے میں "2" مذاہب ہیں:-

1- احناف 2. شوافع

عندالاحناف:-

قاتل کیلئے وصیت جائز نہیں ہے:-

دلیل:-

"حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان" کہ " قاتل کیلئے وصیت نہیں "

اور اس وجہ سے کہ قاتل نے جلدی لینا چاہا اس چیز کو جس کو شریعت نے مؤخر کیا ہے:-

عند الشوافع :-
قاتل کیلئے وصیت جائز ہے :-

دلیل :-
اسلئے کہ قاتل اجنبی ہے۔
جیسے قاتل کے غیر کیلئے وصیت درست ہے، اسی طرح قاتل کیلئے بھی وصیت درست ہوگی۔

س 13 اگر قاتل کیلئے ورثاء اجازت دیں وصیت کی، تو کیا اسطرح کرنا جائز ہے؟
ج اس بارے میں "2" مذاھب ہیں :- وہ یہ ہیں :-
1۔ طرفین 2۔ امام ابو یوسف

عند الطرفین :-
اگر ورثاء نے قاتل کیلئے وصیت کی اجازت دیں تو جائز ہے۔

دلیل :-
وصیت کا ممتنع ہونا ورثاء کے حق کی وجہ سے ہے۔ اسلئے کہ بطلان کا نفع ورثاء کی جانب لوٹتا ہے۔
جیسے :- قاتل کی میراث کے بطلان کا نفع :-

عند ابی یوسف :-
ورثاء کی اجازت دینے سے وصیت کرنا جائز نہیں ہے :-

دلیل :-
اسلئے کہ قاتل کی جنایت باقی ہے۔ اور وصیت کا ممتنع ہونا جنایت کی وجہ سے ہے :-

س 14 "موصی بہ" قبول کرنے سے مالک ہوگا؟ یا نہیں؟
ج اس بارے میں بھی "2" مذاھب ہیں :-
1۔ احناف 2۔ امام محمد و شوافع

عند ابی حنیفہ:-
قبول کرنے سے مالک ہوگا:۔

دلیل:-
اسلئے کہ یہاں جدید ملکیت ثابت ہو رہی ہے اور جدید ملکیت قبول ضروری ہے:۔

عند المحمد والشافعی:-
قبول کیے بغیر بھی ملکیت ثابت ہوگی:۔

دلیل:-
اسلئے کہ وصیت، وراثت کے قبیل سے ہے۔ جیسے وراثت بغیر قبول کیے ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح وصیت بھی بغیر قبول کیے ثابت ہوگی:۔

س43: وصیت صبی کا حکم سپرد قلم کریں؟
ج: اس بارے میں "2" مذاہب ہیں:۔
1- احناف 2- شوافع

عند الاحناف:-
بچے کی وصیت صحیح نہیں ہے:۔

دلیل:-
وصیت "تبرع" ہے۔ اور بچہ "تبرع" کا اہل نہیں ہے:۔

عند الشوافع:-
بچے کی وصیت صحیح ہے:۔

دلیل:-
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یفاع یا یافع کی وصیت کو جائز قرار دیا۔ اور یفاع وہ بچہ ہے جو قریب البلوغ ہوگیا ہو:۔

تمت بالخیر

الوصية بثلث المال

س 46: ایک کیلئے کل دوسرے کیلئے ثلث مال کی وصیت کی تو کیا حکم ہے؟

ج: اس بارے میں "2" مذہب ہیں:- وہ یہ ہیں:-
1. امام اعظم 2. صاحبین

عند امام اعظم:-
ثلث ان دونوں کے درمیان آدھا آدھا تقسیم ہوگا:-

دلیل:-
جب ورثاء نے اجازت نہیں دی تو تہائی سے زیادہ کی صورت کی وصیت غیر مشروع ہے۔ کیونکہ بغیر ورثاء کی اجازت کے ثلث سے زیادہ میں اسکو نافذ کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ لہذا ثلث سے زیادہ میں وصیت باطل ہوگی۔

عند الصاحبین:-
ثلث ان دونوں کے درمیان چار حصوں پر ہوگا:-

دلیل:-
"موصی" نے دو چیزوں کا ارادہ کیا ہے:-
1- استحقاق 2- تفضیل
تو حق ورثاء کی وجہ سے استحقاق تو ممتنع ہوگا۔ اور تفضیل سے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ تو تفضیل ثابت ہو جائے گی:-

س 47: لفظ سہم سے کس کیلئے وصیت کرنے کا حکم ثابت ہوگا؟ مع اختلاف ائمہ بیان کریں:-

ج: اس بارے میں "2" مذہب ہیں:-
1- ابو حنیفہ 2- صاحبین

عند ابی حنیفہ:- جس نے اپنے مال میں سے ایک سہم کی وصیت

کی، تو "موصی لہ" کیلئے ورثاء کے سہام میں سے گھٹیا ہے۔ مگر یہ کہ گھٹیا، سدس سے کم ہوجائے تو سدس پورا کیا جائے گا۔
اس سے زیادہ نہیں:۔

دلیل:۔
سہم سے مراد "سدس" ہے:۔

عند الصاحبین:۔
"موصی لہ" کیلئے ورثاء میں سے ایک کے حصّے کی مثل ہوگا، اور ثلث پر بڑھایا نہیں جائے گا۔ مگر یہ ہے کہ ورثاء اجازت دے دیں:۔

دلیل:۔
عرف میں سہم سے مراد "ورثاء" میں سے کسی ایک کا حصّہ ہے۔
خصوصاً وصیت میں:۔ اور اقل یقینی ہے۔ تو اقل کی جانب پھیرا جائے گا۔
"موصی لہ" کو ثلث سے زیادہ نہیں دیا جائے گا۔ اگرچہ ورثاء کی اجازت نہ ہو تو:۔

س: دراھم یا بکریوں میں سے ثلث کی وصیت کی، اور دو ثلث ہلاک ہوگیا اور ایک ثلث رہ گیا، اب کیا حکم ہے؟
ج: 1۔ احناف 2۔ امام زفر

عند الاحناف:۔
جو ثلث باقی بچا ہے۔ وہ پورا "موصی لہ" کو دیا جائے گا:۔

دلیل:۔
جنس واحد میں ایک جنس کے چند افراد کو جمع کیا جاسکتا ہے تو جب جنس واحد کی صورت میں اجتماع ہوگیا۔ تو دراھم میں تو "موصی لہ" کا حق مقدم ہو۔ کیونکہ وصیت میراث سے مقدم ہے:۔

عند الزفر :-
جو ثلث باقی ہے۔ اس کا ثلث "موصی لہ" کو ملے گا :-

دلیل :-
کیونکہ سارا مال "موصی لہ" اور "ورثہ" کے درمیان مشترک ہے۔ تو جو مقدار ہلاک ہو گئی۔ وہ بھی مشترک اور جو باقی رہ گئی وہ بھی مشترک رہے :-

س 49: میرا تہائی مال "فلاں" اور "مساکین" کیلئے ہے؟ تو اس صورت میں حکم شرعی بیان کریں :-

ج: اس بارے میں "2" "مذاہب" ہیں :- وہ یہ ہیں :-
1۔ شیخین 2۔ محمد

عند الشیخین :-
نصف فلاں کیلئے اور نصف مساکین کیلئے :-

عند المحمد :-
ثلث فلاں کیلئے اور ثلثان مساکین کیلئے :-

س 50: مشترک مکان میں سے ایک نے معین کمرہ کسی غیر کو وصیت کر دیا تو اس بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟ بیان کریں :-

ج: اس بارے میں بھی "2" "مذاہب" ہیں :-
1۔ شیخین 2۔ محمد

عند الشیخین :-
اگر کمرہ "موصی" کے حق کے حصے میں آئے تو وہ کمرہ "موصی لہ" کیلئے ہوگا۔ اور اگر وہ کمرہ دوسرے کے حق میں پڑے تو "موصی لہ" کیلئے کمرے کی مثل اور زمین ہوگی :-

دلیل :-
"موصی" نے اس چیز کی وصیت کی ہے۔ جس میں تقسیم کاری سے اسکی ملکیت پختہ ہو جائے گی۔

عند المحمد :-
کمرہ "موصٰی" کے حق میں تو "موصٰی لہ" کیلئے نصف ہوگا۔ اور دوسرے کے حق میں تو نصف کمرے کی وسعت کی مثل اور بلاٹ ہوگا۔

دلیل :-
"موصٰی" نے اپنے اور غیر کی ملک کی وصیت کی ہے۔ اور گھر کے تمام اجزاء مشترک ہیں۔
لہذا وہ کمرہ بھی مشترک ہوا۔

س: محابات اور عتق میں مقدم کون ہے؟
ج: اگر مریض نے محابات کی پھر آزاد کیا اور ثلث ان دونوں سے تنگ ہو گیا :-

عند ابی حنیفہ :-
محابات اولٰی اور اگر آزاد کیا پھر محابات کی تو دونوں برابر :۔

دلیل :-
محابات اقوی ہے۔ اسلئے کہ یہ عقد معاوضہ کے ضمن میں ثابت ہوتا ہے۔ تو محابات تبرع ہوگا۔ اپنے معنی کے اعتبار سے نہ کہ اپنے صیغہ کے اعتبار سے۔
اور اعتاق تبرع ہے "صیغہ و معنی" کے اعتبار سے پس جب کہ اولاً محابات پائی گئی تو عتق کو دور کر دیں گے۔
اور جب عتق پایا گیا اور ثابت ہوگیا اور وہ محابات کو دور کرنے کا احتمال نہیں رکھتا تو دونوں برابر ہیں :-

عند الصاحبین :-
چاہے عتق پہلے ہو یا محابات دونوں مسئلوں میں عتق اولٰی :-

Scanned by CamScanner

دلیل :-
عتق انحو کا ہے۔ اسلئے کہ عتق کو فسخ لاحق نہیں ہو سکتا۔
لیکن محابات کو فسخ لاحق ہو سکتا ہے۔ لیکن مشتری کی جانب
سے فسخ کو قبول کر سکتی ہے۔ اور تقدیم لفظی کا کوئی اعتبار نہیں۔

س: حج کے ارادے سے نکلا، راستے میں مر گیا، اور وصیت کی کہ میری جانب
سے حج کیا جائے، تو اب کیا حکم ہے؟

ج: عند ابی حنیفہ :-
میت کی جانب سے اس کے شہر سے حج کرایا جائے۔

دلیل :-
وصیت منصرف ہوگی۔ اسکے شہر سے حج کرانے کی جانب ہے،
کیونکہ جب حج کی وصیت کی جائے تو "موصی" کے شہر سے
حج کرانا واجب ہے۔ تاکہ جیسا واجب تھا۔ ویسے ہی ادا ہو۔

عند الصاحبین :-
اس جگہ سے حج کرایا جائے گا جہاں وہ پہنچ گیا تھا۔

دلیل :-
حج کی نیت سے سفر قربت واقع ہو چکی ہے۔ اور اس
کے بقدر قطع مسافت کا فریضہ ساقط ہو چکا ہے۔ اور
اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر واجب ہو چکا ہے۔ تو اسی جگہ
سے شروع کیا جائے گا۔

تمت بالخیر

// الوصیۃ لأقارب وغیرھم //

س ۵۰: جس نے اپنے پڑوسیوں کیلئے وصیت کی تو کون سے پڑوسی مراد ہوں گے:۔

ج: عند ابی حنیفہ:۔
پڑوسیوں سے مراد "ملاصق" ہیں۔

دلیل:۔
اسلئے کہ "جار" "مجاورت" سے مشتق ہے۔ اور مجاورت حقیقت میں ملاصقت ہے۔ اسی وجہ سے جار اس پڑوسی کی وجہ سے شفعہ کا مستحق ہوتا ہے:۔

عند الصاحبین:۔
اس سے مراد ملاصق بھی ہیں۔ اور وہ لوگ بھی جو "موصی" کے محلے میں رہتے ہیں۔ اور جو "موصی" کی مسجد کے نماز کا ہیں۔

دلیل:۔
یہ تمام لوگ عرفاً پڑوسی ہیں:۔

س ۵۱: اقارب کیلئے وصیت کی تو کیا حکم ہے؟

ج: عند ابی حنیفہ:۔
وصیت اقرب کیلئے ہوگی۔ پھر اسکیلئے جو اسکے بعد اقرب۔ اور اس میں والدین و اولاد داخل نہیں ہیں۔

دلیل:۔
وصیت میراث کی بہن ہے۔ اور میراث میں "الاقرب فالاقرب" کا اعتبار ہوتا ہے۔ تو یہاں پر بھی ایسا ہوگا:۔

عند الصاحبین:۔
"موصی" کے کیلر آخری باپ تک جو اسلام میں ہیں۔

دلیل:۔
قریب "قرابت" سے مشتق ہے۔ اور قریب ہر اس شخص کا نام ہوگا۔ جس کے ساتھ قرابت قائم ہو تو قریب اپنی حقیقت کے اعتبار سے مواضع خلاف کو شامل ہوگا:۔

س ۵۲: وصیت اقرباء کیلئے کی، اور اسکے دو چچا و ماموں ہیں، تو کیا حکم ہے؟
عند ابی حنیفہ:۔
وصیت دونوں چچاؤں کیلئے ہوگی:۔

دلیل :-
کیونکہ وصیت میں میراث کی مثل "الاقرب فالاقرب" کا اعتبار ہے :-

عند الصاحبین :-
وصیت چار حصوں پر ہوگی :-
دلیل :-
اسلئے کہ یہ حضرات "اقرب" کا اعتبار نہیں کرتے :-

س 45 فلاں کے اقرباء کیلئے وصیت کی تو کیا حکم ہے؟
ج عند ابی حنیفہ :-
وصیت اسکی زوجہ پر محمول ہوگی :-
دلیل :-
لفظ اہل زوج کے اندر حقیقت ہے :-

عند الصاحبین :-
ان لوگوں کو شامل ہوگی۔ جو اسکی عیال میں ہیں اور جن کو اس کا نفقہ ملتا ہے :-
دلیل :-
عرف کا اعتبار کرتے ہوئے :-

تمت بالخیر

12-05-2020

استقامت کامیابی کی کنجی ہے،
کامیاب لوگ کوشش ترک نہیں کرتے،